بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر - رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۲- امان ۱۳۲۲ھش | ۲۵ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۲- مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان یکم امان ۱۳۲۲ھش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو آنکھوں کے علاوہ ایک لات میں بھی درد ہے۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا کریں۔

پرسوں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے ہاں لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ ہوا جسمیں استانی میمونہ صاحبہ اور بعض لڑکیوں نے وصیت اور پردہ۔ امن عالم فضیلت اسلام۔ آداب عالم پر مضامین پڑھے۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ نے تعلیم نسواں اور پردہ کے متعلق نصائح فرمائیں۔

کل شیخ سراج الحق صاحب پٹیالوی کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے کل صبح کی گاڑی سے عدن روانہ ہو گئے۔ احباب انکی خیریت کیلئے دعا کریں۔

آج سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں میٹرک کا امتحان شروع ہو گیا ہے جسمیں ۱۴۷ امیدوار شامل ہوئے۔ ان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۹۱ اور نصرت گرلز سکول سے مع پرائیویٹ ۱۳ ہیں۔ طبعۃ اللہ اور ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان کیلئے بھی یہی سنٹر ہے۔ سپرنٹنڈنٹ سردار کرپال سنگھ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر سری گوبند پور اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اور معاصر ملاپ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گاندھی جی کے نام جو ہمدردانہ پیغام ارسال فرمایا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کردہ مضمون پر مشتمل تھا۔ اس پر معاصر ملاپ (۲۷ فروری) نے اظہار خیال کیا ہے۔

یہ خیالات بالکل سطحی اور معمولی ہیں۔ اور ان سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آج دنیا روحانی اور خدائی باتوں سے کس قدر غیر مانوس۔ نا آشنا اور بیگانہ ہو چکی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام کے بارہ میں لوگ خلاف متانت و سنجیدگی رویہ اختیار کرنے میں کس درجہ بیباک اور دلیر ہو چکے ہیں۔ معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ:۔

”مجھے اس الہام کی صحت یا عدم صحت سے بحث نہیں لیکن حیرانی ضرور ہے۔ کہ اللہ میاں نے گاندھی جی تک پیغام پہنچانے کے لئے ڈاکخانہ کو منتخب کیا۔ سوال یہ ہے۔ کہ خدا کو ایلچی کی ضرورت ہی کیوں محسوس ہوئی۔ اگر پیغام دینا ہی تھا تو جیل کے کسی ڈاکٹر کو دیتے یا براہ راست مکتوب الیہ تک رسائی حاصل کر لی ہوتی۔ یہ تو خیر گذری کہ خلیفہ صاحب کو پیغام کے الفاظ یاد رہ گئے اور انہیں دوسرے دن ان کا مطلب بھی سمجھ آ گیا۔ ورنہ اگر حافظہ دغا دے جاتا تو بھگوان کی ساری محنت اکارت ہی جاتی۔“

ملاپ آریہ سماج سے تعلق رکھنے والا اخبار ہے۔ اور مہاشہ خوشحال چند خود سند آریہ سماج کے چوٹی کے ہندوؤں میں شمار ہوتے ہیں اسلئے یہ الفاظ لکھتے وقت ملاپ کو یہ بات نظر انداز نہ کرنی چاہیئے تھی، کہ وہ بھی ویدوں کو خدا تعالیٰ کا پیغام ماننے والا ہے۔ اگر اسے پوچھا جائے کہ خدا تعالیٰ کو یہ ویدوں کا پیغام دینے کے لئے بعض خاص رشیوں کو واسطہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں نہ براہ راست یہ پیغام بھی اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو دیدیا۔ جو بقول معاصر ملاپ اسکے ”مکتوب الیہ“ تھے۔ تو معلوم نہیں وہ کیا جواب دے سکتا ہے۔ بہرحال اس سوال کا جو جواب ہو، وہی اس کے اس اعتراض کا جواب ہے۔ جو اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام پر کیا ہے۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ ”دوسرے دن انکا مطلب بھی سمجھ میں آ گیا۔ ورنہ اگر حافظہ دغا دے جاتا تو بھگوان کی ساری محنت اکارت ہی جاتی۔“ تو اسکے متعلق گذارش ہے۔ کہ ”دوسرے دن مطلب“ سمجھ آنے پر کم سے کم ان لوگوں کو تو اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ جو لاکھوں سالوں تک بھی بعض چیزوں کا مطلب سمجھ نہ آنے پر انہیں خدا تعالیٰ کا کلام اور اسکا پیغام مان رہے ہیں۔ اور حافظہ کے دغا دینے کا تو سوال ہی کیا حافظہ کے کبھی بھی کام نہ دینے کے باوجود بھگوان کی ساری محنت کے اکارت جانیکا اقرار نہیں کرتے۔ معاصر ملاپ کیلئے اسکی مزید وضاحت کرنے کیلئے ہم اتھرو وید سے اسکی بعض مثالیں پیش کرتے ہیں۔

اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۳۲ کے بعض منتروں کو اگر فاضل مدیر ملاپ ملاحظہ فرمائیں تو انہیں اپنے اعتراض کی حقیقت بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ مثلاً منتر ۱ ہے آدلا یکم ایک کم۔ اسکے معنے ہیں تب صرف ایک تو نبی۔ ۲ الابکم نکھات کم یعنی تو نبی گاڑی ہوئی۔ ۳ گرگری کو نکھات کہہ یعنی کر کر پر گاڑا ہوا۔ ۸ کر الیشام کر کیرم نکھت یعنی کون انہیں سے بین باجہ کو چھوئیگا۔ ۹ کہ الیشام ڈنڈو بھم ہنت یعنی کون ان میں سے ڈھول بجائیگا۔ ۱۳ تر یفیہ اُشٹر سیہ نامانی یعنی تین اونٹ کے نام ہیں۔ ۱۴ ہر نیم اتی ایکم اُبرویت یعنی سونا یہ ایک ہے اسنے کہا۔ ۱۵ نیل شکھنڈو واہنت۔ یعنی نیلے چوڑے والا بجائیگا وغیرہ

یہ چند ایک منتر بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں ورنہ ایسے بیشمار منتر ہیں جو اپنی ذات میں مستقل ہیں اور ایک کا دوسرے کیساتھ کوئی رابطہ یا تعلق نہیں۔ انکا جو ترجمہ دیا گیا ہے وہ پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے اتھرو وید بھاشی جلد دوم مطبوعہ لاہور سے منقول ہے۔ اور اسے پیش کرتے ہوئے ہم معاصر ملاپ سے باادب پوچھتے ہیں۔ کہ اگر آج تک ان ویدوں کا مطلب کچھ بھی سمجھ نہ آنے پر بھی وہ انہیں خدا تعالیٰ کا پیغام سمجھتے ہیں اور انکے نزدیک اسبارہ میں بھگوان کی محنت اکارت نہیں گئی تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا مطلب دوسرے دن سمجھ میں آنے پر اعتراض کرنیکا انہیں کوئی حق نہیں اور یا حافظہ کے دغا دینے کی صورت میں بھگوان کی محنت کے اکارت جانیکے غم میں کم از کم انہیں پریشان نہ ہونا چاہیئے۔

معاصر ملاپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”مولانا آزاد اور آصف علی جیل میں ہیں اس کار خیر کیلئے خدا تعالیٰ نے اسقدر طویل مسافت کیوں طے کی؟“ اسبارہ میں بھی معاصر موصوف کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کیلئے اسکے گھر کی سیر کرانا زیادہ موزوں اور مناسب ہوگا۔ کہ وہ اسطرح بات بڑی اچھی طرح سمجھ سکیگا۔ شوراتری کی رات کو آریہ سماج بلحاظ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آریوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

”آریہ سماج کی تاریخ میں شوراتری ہمیشہ لیلۃ القدر رہیگی اور ہر سال پر توِ حق کی جھلک دکھاتی رہیگی۔ یہ شان کبریائی ہی تھی جس نے اس اندھیری رات کی ظلمت میں سے وہ نورِ حقانیت پیدا کیا جسکے نور سے ہمارا یقین ہے۔ کہ ایک زمانہ میں کل جہان منور ہوگا اور جو بنی نوع انسان کے دل سے باطل پرستی کی سیاہی دھوئیگا۔“

(آریہ گزٹ رشی بودھ نمبر ۵ فروری ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۸)

اس اخبار کے صفحہ ۴۷ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

”نراکار نے اپنی صورت دکھائی ؛ شب تار میں ہوگئی ضوفشانی
اُوجالا ہوا گیان کے دل کے اندر ؛ سُنی اپنے کانوں سے آکاش بانی“
(ضیاء الحق)

اب اسکی تفصیل بھی سنیئے۔ سوامی دیانند صاحب اپنی خود نوشت سوانحعمری میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

”میرے شہر کے باہر ایک بڑا شوالہ ہے۔ وہاں شوراتری کے کارن بہت لوگ جاتے آتے رہتے ہیں۔ میرا باپ اور میں بہت سے لوگ وہاں جو تھے۔ پہلے اور دوسرے پہر کی پوجا پوری ہوئی۔ ۱۲ بجے کے بعد لوگ لیٹ گئے۔ میں نہ سویا تھا۔ سُن رکھا تھا کہ سونے سے شوراتری کا پھل پراپت نہیں ہوتا اسلئے جاگتا رہا لیکن میرے باپ کا نصیبہ مجھ سے کم درجہ کا تھا وہ سو گیا۔ ۔ ۔ مندر کے بل میں سے ایک چوہا باہر نکلکر پنڈی کے چاروں طرف پھرنے لگا۔ اور پنڈی کے اکھشت وغیرہ اور پرشاد بھی کھانے لگا۔ میں تو جاگتا ہی تھا اسلئے میں نے سب تماشا دیکھا۔ اسوقت میرے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو کر سوال در سوال اٹھنے لگے۔ چوہے کی یہ لیلا (حرکت)، دیکھ کر میری بال بدھی (طفلانہ عقل) کو ایسا معلوم ہوا کہ جو شیو اپنے پاشوپت استر سے بڑے بڑے دیوتوں کو مارتا ہے۔ کیا اسے ایک ناچیز چوہے کے بھگا دینے کی بھی شکتی نہیں۔ میں نے پتا جی سے کہا کہ وہ مورتی کتھا کا مہا دیو نہیں تھا میں اسکی پوجا کیوں کروں۔ صفحہ ۵، ۶، ۷“

یہ ہے اس ”آکاش بانی“ کی تفصیل خود سوامی جی کے اپنے الفاظ میں جو بقول آریہ سماجی صاحبان انپر شوراتری کی شب کو نازل ہوئی اب سوال یہ ہے کہ جب مندر میں سوامی جی کے علاوہ اور بہت سے لوگ حتیٰ کہ سوامی جی کے والد ماجد بھی موجود تھے تو اس چوہے کے ذریعہ نازل شدہ آکاش بانی کیلئے سوامی جی کے انتخاب کے کیا معنے ہیں؟

معاصر ملاپ کا سوال یہ ہے کہ جب جیل میں مولانا آزاد اور آصف علی موجود تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس پیغام کیلئے حضرت امیر المومنین کو کیوں منتخب کیا۔ اور ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ جب مندر میں سوامی جی کے علاوہ بہت سے لوگ موجود تھے: تو چوہے کے ذریعہ آکاش بانی کے الہام کے لئے سوامی جی کو کیوں خاص کیا گیا۔ اِس سوال پر غور کر لینے سے معاصر ملاپ کو اس سوال کا جواب بھی سمجھ آ جائیگا جو اُس نے کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے دعا جماعت احمدیہ پنڈآم نے حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک کے ماتحت حضرت امیر المومنین کے لئے دعا کی اور ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ خاکسار غلام جیلانی خاں قوشہر ضلع جالندہر۔

درخواستہائے دعا (۱) مرزا مبشر احمد صاحب نے ایم بی ایس سیکنڈ ایر کا۔ میر محمد احمد صاحب۔ سید مبارک شاہ صاحب۔ سید ڈاکٹر مظفر شاہ صاحب اور ملک غلام ربانی صاحب نے بی۔ اے کا۔ مرزا مجید احمد صاحب اور میر داؤد احمد صاحب نے ایف۔ اے کا اور عطاء الرحمن صاحب ورڈ نے ایل ایل بی فائنل کا اور عبد الکریم خان صاحب آف بنارس اور ان کے ایک غیر احمدی دوست محمد وحید صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ان سب کی کامیابی کے دعا کی جائے۔

(۲) ماسٹر شکر اللہ صاحب آف ڈسکہ کی ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ چک نمبر ۵۶۵ میں بیمار ہیں۔ (۳) چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب ٹاٹا نگر کو گھٹنے میں سخت تکلیف ہے۔ (۴) اہلیہ صاحبہ سید محمد زمان صاحب شاہجہان پور بیمار ہیں۔ (۵) محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرت سری کی والدہ صاحبہ اور لڑکی بیمار ہیں۔ (۶) رحمت اللہ خان صاحب کشمیر اور ان کے بعض عزیز بیمار ہیں اور بعض عزیز سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ (۷) اہلیہ صاحبہ جہاشہ فضل حسین صاحب قادیان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۸) میر احمد صاحب خادم مسجد مبارک قادیان نے گلے کا اپریشن کرایا ہے۔ (۹) چوہدری بڈھے خان صاحب اور چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار ساکنان مالو کے تتلے ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں۔ (۱۰) رشید احمد صاحب چغتائی قادیان کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۱۱) چوہدری مالک علی صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بعارضہ ضعف جگر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۱۲) حکیم عبد الرحیم صاحب وزیری حال شہر سیالکوٹ اپنے ایک کام کیلئے اور بابو قاسم الدین صاحب شہر سیالکوٹ اپنی ترقی کے لئے ملتجی دعا ہیں۔

اعلان نکاح ۹/۲/۴۳ بمقام لاہور عزیزہ مسعودہ اختر بنت ملک محمد الدین صاحب کا نکاح ملک محمد اکبر علی خان ابن ملک حسین علی صاحب بٹالوی کیساتھ مبلغ سات صد روپیہ حق مہر پر سید بہاول شاہ صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ امرت سر نے پڑھا۔ خاکسار فضل کریم پنشنر سب انسپکٹر

ولادت (۱) میرے چچا شیخ فیض قادر صاحب کے ہاں ۳۰ جنوری کو لڑکی پیدا ہوئی ہے حضرت امیر المومنین نے امۃ الکریم نام تجویز فرمایا احباب مولودہ کے خادمہ دین اور درازئ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار نور الحق قادیان

(۲) اخویم سید محمد سعید سلیم صاحب قادیان کے ہاں ۲۰ فروری کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب مولود کے نیک و خادم دین اور صاحب عمر ہونیکے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

مندرجہ ذیل احباب جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے:

(۱) اللہ دتا صاحب۔ گجرات
(۲) غلام محمد صاحب نمبردار سیالکوٹ
(۳) محمد حسین صاحب ″
(۴) محمد منظر الحق صاحب۔ گورداسپور
(۵) حفیظ الباری صاحب۔ شیخوپورہ
(۶) بھوے خانصاحب۔ لدھیانہ
(۷) سردار خانصاحب۔ کشمیر
(۸) محمد اسمٰعیل صاحب۔ گورداسپور
(۹) مہر دین صاحب۔ گوجرانوالہ
(۱۰) ریشم بی بی صاحبہ۔ منٹگمری
(۱۱) رحمت بی بی صاحبہ۔ گجرات
(۱۲) ریاض فردوس صاحب۔ سیالکوٹ
(۱۳) محمد عمر صاحب ہیڈ پوسٹ آفس انڈیا
(۱۴) شمیم اختر صاحبہ۔ لاہور
(۱۵) فضل حق صاحب۔ گوجرانوالہ
(۱۶) بشیر احمد صاحب ″
(۱۷) محمد شفیع صاحب ″
(۱۸) مقصود احمد صاحب ″
(۱۹) فضل شاہ صاحب۔ جہلم
(۲۰) شیخ محمد انور صاحب۔ لاہور
(۲۱) مرزا محمد صادق صاحب۔ جھنگ
(۲۲) نذیر احمد صاحب۔ بہاولپور
(۲۳) محمد حسین صاحب۔ ہزارہ
(۲۴) رحمت علی صاحب۔ گورداسپور
(۲۵) مقبول احمد صاحب ″
(۲۶) خواجہ محمد فیاض صاحب۔ لدھیانہ
(۲۷) چوہدری محمد الدین صاحب۔ گجرات
(۲۸) نور محمد صاحب۔ گورداسپور
(۲۹) نذیر احمد صاحب ″
(۳۰) حافظ سمندر خانصاحب۔ ہزارہ
(۳۱) عبد الرحمن صاحب۔ راولپنڈی
(۳۲) غلام محمد صاحب۔ گورداسپور
(۳۳) غلام رسول صاحب۔ منٹگمری
(۳۴) محمد علی صاحب۔ لاہور
(۳۵) حسن محمد صاحب ″
(۳۶) اللہ دتا صاحب۔ لائلپور
(۳۷) نور حسین صاحب۔ شیخوپورہ
(۳۸) نذیر حسین شاہ صاحب۔ گورداسپور
(۳۹) شریف احمد صاحب۔ سیالکوٹ
(۴۰) محمد شفیع صاحب۔ لاہور
(۴۱) غلام محمد صاحب۔ سیالکوٹ
(۴۲) محمد صادق صاحب۔ لاہور
(۴۳) شیر محمد صاحب۔ لاہور
(۴۴) محمد اشرف صاحب ″
(۴۵) محمد صادق صاحب۔ سیالکوٹ
(۴۶) احمد علی صاحب ″
(۴۷) منظور حسین صاحب ″
(۴۸) محمد شریف صاحب۔ بہاولپور
(۴۹) عبد الغنی صاحب۔ سیالکوٹ
(۵۰) محمد رشید صاحب ″
(۵۱) گوہر خانصاحب۔ ہزارہ
(۵۲) نوشیر علی خانصاحب۔ لائلپور
(۵۳) چراغ دین صاحب۔ شیخوپورہ
(۵۴) خوشی محمد صاحب۔ سیالکوٹ
(۵۵) عطاء اللہ صاحب۔ امرتسر
(۵۶) فتح محمد صاحب۔ فیروزپور
(۵۷) محمد صدیق صاحب۔ سیالکوٹ
(۵۸) سلطان احمد صاحب ″
(۵۹) سمیع اللہ صاحب۔ جالندہر
(۶۰) ثناء اللہ صاحب ″
(۶۱) سلطان محمد صاحب۔ امرتسر
(۶۲) عبد الواحد صاحب ″
(۶۳) محمد افضل صاحب۔ سرگودھا
(۶۴) محمد اعظم صاحب۔ شیخوپورہ
(۶۵) غلام رسول صاحب۔ جھنگ
(۶۶) مقبول احمد صاحب۔ جالندہر
(۶۷) عبدل خان صاحب مظفر آباد
(۶۸) عبد الحکیم صاحب۔ گوجرانوالہ
(۶۹) اکبر علی صاحب۔ شیخوپورہ
(۷۰) یعقوب صاحب۔ جہلم
(۷۱) احمد الدین صاحب۔ گوجرانوالہ
(۷۲) غلام حسین صاحب ″
(۷۳) عبد الکریم صاحب لاہور
(۷۴) حاکم علی صاحب ″
(۷۵) شاہ محمد صاحب۔ گوجرانوالہ
(۷۶) نبی بخش صاحب۔ گورداسپور
(۷۷) مہر الدین صاحب۔ امرتسر
(۷۸) نذیر احمد صاحب۔ سیالکوٹ
(۷۹) محمد رفیع صاحب۔ شیخوپورہ
(۸۰) محمد صدیق صاحب ″

احباب ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء [illegible] اپنی [illegible] کوشش سے کامیاب بنائیں
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

استقبال

از جناب منشی محمد اعظم صاحب مظفر

ایڈووکیٹ سیالکوٹ

نیّرِ اسلام با صد آب و تاب آید بروں
آفتابِ ملّتِ نصرانیاں شد زیرِ آب
انقلابے را کہ مے بینی بد عالم غم مخور!
از خطاہا باز گردی بنگری راہِ صواب
دانہ اندر زمیں کرد است تحریکِ جدید
در "وصیت" نظمِ عالم را ودیعت کردہ اند
وقت شد اکنوں کہ ناز از گوشۂ غارِ حرا
وقت شد اکنوں کہ ناگہ از درِ دار الاماں

عالم از نقصان و خسران و تباب آید بروں
ملّتِ اسلامیاں را آفتاب آید بروں
عالمِ عالم انقلاب از انقلاب آید بروں
کز خطاہا نیز ہم راہِ صواب آید بروں
زود بینی برگ و بارش بے حساب آید بروں
ایں ودیعت از "وصیت" بے نقاب آید بروں
مصطفےٰ با مژدۂ امّ الکتاب آید بروں
دینِ احمد با کلیدِ فتحِ باب آید بروں

وقت شد اکنوں کہ آں بائے بسر و فتش رسد
مظہر از پیچاکِ رنج و اضطراب آید بروں!

حا: بسر وقت کسے رسیدن۔ کسی کے سر پر مصیبت کے وقت آپہنچنا۔

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کے خسر منشی محمد فاضل خان صاحب عرائض نویس ڈیرہ غازیخاں بعمر ۸۰ سال ۳۰ جنوری کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خاکسار محمد اکبر قادیان۔ (۲) منشی احمد علی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی لڑکی ممتاز بیگم صاحبہ بعمر ۱۸-۱۹ سال ۱۵/۲/۴۳ کو میو ہسپتال میں فوت ہوگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خاکسار سید محمد مسعود شاہ از شیخوپورہ۔ (۳) لفٹننٹ تاج محمد خان صاحب اسماعیلہ ضلع مردان بعارضہ نمونیہ ۱۸ فروری کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ (۴) میرے والد چوہدری محمد خان صاحب جو حضرت صاحب کے صحابی تھے بقضاء الہٰی ۲۰/۱/۴۳ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خاکسار محمد خورشید احمد از شیخوپور ضلع گجرات۔ احباب ان سب کی [illegible]

عالمگیر جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل ہے:-

(۲)

غرض آپ سورۃ حج کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں۔ زلزلۃ الساعۃ والے عذاب کے متعلق کسی زمینی زلزلہ کا ذکر آپ کو نہیں ملیگا۔ عذاب الحریق کے الفاظ نظر آئیں گے جس سے اس کا عذاب آتشیں ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس عذاب الحریق کی تشریح و توضیح میں یہاں تک فرمادیا گیا ہے کہ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم۔ فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار۔ یصب من فوق رءوسھم الحمیم۔ یصھر ما فی بطونھم والجلود۔ یہ دو گروہ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ ان میں سے جو منکرین کا گروہ ہے۔ انکے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے۔ انکے سروں پر پگھلی ہوئی آگ انڈیلی جائے گی۔ گلا دیا جائے گا۔ جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُنکی جلدیں بھی۔ ولھم مقامع من حدید۔ ہتھوڑوں سے ان کا قیمہ کیا جائے گا۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا۔ ان کے ساتھ ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ بار بار یہ برتاؤ کیا جائے گا۔ کہ جب وہ اس عذاب آتشیں سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا۔ ذوقوا عذاب الحریق چکھو یہ زلزلۃ الساعۃ والا آتشیں عذاب۔

ایک زمانہ تھا کہ یہ آیات پڑھتے وقت خیال پیدا ہوتا تھا کہ خدا کیسا ہے جو اپنے بندوں کو آگ کے کپڑے پہنائے گا۔ اُن کے سروں پر آتش سیالی انڈیلے گا۔ اپنے عاجز بندوں سے یہ کیا سلوک کریگا۔ مگر ٹھیک ایک ہزار سال کی شب ضلالت کے خاتمہ پر زلزلۃ الساعۃ والا موعودہ جہنم اپنی ساری کیفیتوں کے ساتھ خود انسانوں ہی کے ہاتھوں بھڑک اٹھا ہے اور پیشتر اس کے کہ یہ جہنم بھڑکتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے ذریعہ بنی نوع انسان کو آگاہ کرنے کے لئے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم۔ خبردار ہوشیار ہو جاؤ۔ موعودہ زلزلہ کی گھڑی قریب آگئی ہے۔ اپنے تئیں بچالو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے تمام بنی نوع انسانوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو۔ قبل اس کے کہ وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کردے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں۔ اور بدی سے بچتے ہیں اور پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا یعنی وہ وقت آگیا۔ کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جائے۔ "حق آگیا اور باطل بھاگ گیا"۔

"دیکھو آج میں نے بتلادیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا۔ وہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں انکی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ ... ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کردیگا۔ نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے دل پر نازل کرچکا۔ تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی۔ جو کوئی ناپاک رُوح تھی۔ اور میں نے اس کو یہ کہتے سنا۔ کہ "میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا"۔ انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اس میں اس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو۔ اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ (تذکرہ ص ۲۹۱ تا ص ۲۹۲)

سورۃ حج میں "زلزلۃ الساعۃ" سے آگاہ کرتے ہوئے لوگوں کو ان الفاظ میں خطاب کیا گیا ہے "یاایھا الناس اتقوا ربکم"۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں قوا انفسکم کے الفاظ آئے ہیں۔ اور مفہوم دونوں جگہ ایک ہی ہے۔ اور جیسا کہ سورہ حج میں زلزلۃ الساعۃ والے عذاب کو "عذاب الحریق" یعنی عذاب آتشیں کی سزا سے تعبیر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے اس الہام کی تشریح میں اسے "آگ لگ چکی ہے" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ اور جیسا کہ سورہ حج میں اس عذاب آتشین کی وجہ خدا سے روگردانی بداعمالی اور شرارت بتائی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے الہامات کی تشریح میں اسکی یہی وجہ بیان فرمائی ہے۔ اور جیسا کہ سورہ حج میں ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور فرما کر اس عذاب الٰہی کا نتیجہ روحانی احیاء اور اصلاح خلق اللہ بتایا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے الہام کی تشریح میں اس کا نتیجہ بار بار اصلاح خلق بتایا ہے۔ چنانچہ آپ اشتہار مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء میں فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ ... یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلادیگا۔ دور نہیں۔ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں حیرتناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا۔ جب تک لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ .... اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کریگا۔ اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہوجاتی ہے۔ اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں۔ اور اس بارہ میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی۔ اس جگہ میں اسکو معہ ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے ...... نزلت لک۔ لک نُری اٰیات ونھدم ما یعمرون۔ قل عندی شھادۃ من اللہ۔ فھل انتم مؤمنون۔ کففت عن بنی اسرائیل۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں۔ یا آئندہ بنائیں گے۔ گرادیں گے ...... میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں۔ اور بنی اسرائیل (یعنی بیٹوں) کا حکم رکھتے ہیں۔ بچاؤں گا۔ میں آخر کو ظاہر کردونگا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر ہیں۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔" (اشتہار ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء تذکرہ ص ۱۹۴)

ان عربی الہامات میں زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ فوجوں کے آنے کا ذکر بالوضاحت موجود ہے۔ اور الہامی الفاظ "انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ" نہایت صفائی سے ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ زلزلۃ الساعۃ کا تباہ کن ہنگامۂ محشر فوجوں کے ساتھ مقدر ہے۔ اور یہ فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہونے کا الہام حضرت اقدس کو مختلف اوقات میں کئی دفعہ ہُوا ہے۔ ۳ جنوری ۱۸۹۷ء (تذکرہ ص ۲۸۴) ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء (تذکرہ ص ۱۹۶) ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء (تذکرہ ص ۵۰۶) ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء (تذکرہ ص ۴۹۱) ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء اور شروع جولائی ۱۹۰۶ء (تذکرہ ص ۶۲۸) اور یکم اگست ۱۹۰۶ء کو انی اٰتیک مع الافواج بغتۃً الہام ہُوا ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو جب یہ الہام ہُوا۔ تو اس کے ساتھ زلزلۃ الساعۃ کے الفاظ بھی دوہرائے گئے ہیں۔

پہلے الفاظ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ الہام ہُوا ہے۔ اس کے بعد معًا یہ الہامی الفاظ ہیں۔ "اُریک زلزلۃ الساعۃ۔ انی احافظ کل من فی الدار" یعنی میں اچانک فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ میں تجھے موعودہ گھڑی والا زلزلہ دکھلاؤں گا۔ میں ہر وہ جو تیری چاردیواری میں ہوگا۔ اسکی حفاظت کرونگا"۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو الہام انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ کا ہُوا۔ تو اسی روز آپ کو زلزلہ کا نظارہ بھی دکھلایا گیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ "آج رات خواب میں دیکھا۔ کہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ جو پہلے سے زیادہ ہے" آپ نے اس زلزلۂ ساعت کے متعلق ایک نظم کہی۔ جس کا مطلع یہ ہے۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد

اس نظم میں زلزلۂ ساعت کی ہلاکت آفرینیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں۔

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کریگا کھینچکر اپنی کٹار

یہ نظم براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۲۱ پر شائع شدہ ہے۔ اس نظم کے حاشیہ پر آپ فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا۔ کہ ایسا زلزلہ ہوگا۔ جو نمونہ قیامت

ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اسکو کہنا چاہیئے۔ جسکی طرف اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے۔ کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔ جسکی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔ اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں۔ تو اس صورت میں مَیں کاذب ٹھیرونگا۔" آپ نے ۱۵ راپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ کا جو نظارہ دیکھا۔ اور اسی دن آپ کو "انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً" کا الہام بھی ہوا۔ تو زلزلۃ الساعۃ کے قائم ہونے اور خدائے ذوالجلال کے فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہونے کی بار بار خبر نے آپ کے ذہن کو اس طرف منتقل کیا۔ کہ اس سے وہی زلزلہ قیامت والی پیشگوئی مراد ہے۔ جس کی خبر قرآن مجید نے دی ہے۔ اور یہ معمولی زلزلہ نہیں۔ جو زمین سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ کوئی اور نئی قسم کی آفت آسمانی ہے۔ جس میں فوجوں کی حملہ آوری بھی مقدّر ہے

یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے۔ کہ سورہ حج میں زلزلۃ الساعۃ کے عذاب کی ایک روح فرسا خبر دی گئی ہے۔ مگر اس سورہ میں جو تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ ان میں زمینی جنبش کا کہیں ذکر نہیں۔ بلکہ ایک ایسی آگ کا ذکر ہے۔ جو انسانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خود انہی کے ہاتھوں بھڑکائی جانے والی ہے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی زلزلۃ الساعۃ کے نزدیک آنے کے بارے میں پے در پے الہامات ہوئے تو ان میں بار بار زلزلہ ساعت کی خبر کے ساتھ "انی مع الافواج اتیک" کی خبر بھی دی گئی۔ ۲۸ راپریل ۱۹۰۵ء کو ۱۵ راپریل والی خواب کے نظارہ زلزلہ ساعت کے بارے میں آپ کو جو الہام ہوا تھا۔ اس کے یہ الفاظ ہیں۔ "فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ صدقت الرؤیا۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔" اور ۲۹ راپریل ۱۹۰۵ء کو بھی زلزلہ کا نظارہ دوبارہ دکھلایا گیا۔ اور آپ نے اسی دن بذریعہ اشتہار اعلان فرمایا۔ اور لکھا کہ "آج ۲۹ راپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اسکو ظاہر فرمائیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اسکی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤنگا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے" (تذکرہ [illegible])

غرض اس اشتہار میں بھی الہام الٰہی کے الفاظ کی بنا پر آپ نے زلزلہ ساعت کے لئے فوجوں کی حملہ آوری کو لازمی قرار دیا ہے۔

فوجی حملہ آوری کے متعلق آپ کو اور بھی الہامات ہوئے جن میں سے ایک عربی الہام یہ ہے۔ "انی اُجَهِّزُ الجیش فاصبحوا فی دارھم جاثمین۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم۔ نصرٌ من اللہ وفتحٌ مبین" (تذکرہ صفحہ ۳۹۶) یعنی میں جنگی ساز و سامان کے ساتھ لڑنے والی فوج تیار کروں گا۔ جس سے وہ اپنے اپنے آنگنوں میں گھٹنوں کے بل گرے رہ جائینگے۔ عنقریب ہم ان کو اپنے نشان دکھلائیں گے۔ چاروں طرف سارے جہان میں اور ان کی اپنی جانوں میں بھی اللہ کی طرف سے یہ نشان بہت بڑی نصرت اور فتح کا موجب ہوگا۔ اور ایک عربی الہام جنگ کے متعلق یہ بھی ہوا۔ "حربٌ مُهَيَّجَةٌ" یعنی جنگ ہوگی۔ جو شدت کے ساتھ بھڑکائی جائیگی۔ اور یہ عربی الہام بھی ہے "اذا جاءَ افواجٌ وسمٌّ من السماء" یعنی جب آسمان سے فوجیں اور زہر اتریں گے (تذکرہ صفحہ ۵۱۰)۔ اور ایک الہام یہ بھی ہے۔ "زمین تہ و بالا کر دی۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃً۔ لنگر اٹھا دو" (۲۳ مئی ۱۹۰۶ء۔ تذکرہ [illegible]) اور ایک الہام اردو میں یہ بھی ہوا۔ "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" غرض ایک بہت بڑی فوج کشی کے متعلق آپ کو متواتر الہامات ہوئے اور ان میں سے بعض الہاموں میں اس فوج کشی کو زلزلہ ساعت کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ ان متواتر مذکورہ الہاموں کے پیش نظر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ "میں قسم [illegible] جل شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن و طعن حد سے گذر گیا ہے پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کرونگا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے جو اِن کے خیال و وہم میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔"

یہی مضمون سورہ حج کا بھی ہے۔ جس کی ابتداء اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ کے الفاظ سے کی گئی ہے۔ اور یہ بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ جب اس زلزلہ ساعت والی پیشگوئی کے پورے ہونے کا وقت قریب پہنچا۔ تو پھر انہی الفاظ میں اسکی منادی کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زلزلۃ الساعۃ کے بارے میں یہ وحی ہوئی۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۵۲۲) اس وحی میں بھی یہی خبر ہے کہ رب الافواج اس غرض و غایت کی تکمیل کی طرف توجہ کرے گا۔ جس کے لئے مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی۔ اور وہ غرض و غایت اسی وحی میں واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی رب الافواج کی قہاری تجلی اس غرض کے لئے قائم ہوگی کہ لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور اسکے منہ کی باتیں ہیں۔ اور یہ کہ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار مانا جائے۔ اور جو جھگڑا مدت سے منکرین خدا اور اس کے ماننے والوں کے درمیان چلا آرہا ہے اس کا آخری فیصلہ ہو۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے جس کا دور کرنا ضروری ہے۔ وہ شبہ یہ ہے کہ زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی جو سورۂ حج میں ہے۔ اس میں کسی فوج کشی کا ذکر نہیں حالانکہ اگر زلزلہ ساعت سے مراد موجودہ یاجوجی جنگیں ہی تھیں۔ تو پھر سورہ حج میں فوج کشی یا لڑائی یا ہنگامہ آرائی کا بھی کچھ نہ کچھ ذکر ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ سورہ حج۔ سورہ انبیاء کے بعد ہے اور اس کا تعلق سورہ انبیاء سے اسی طرح ہے جس طرح سورہ انبیاء اور سورہ مریم کا تعلق سورہ کہف سے ہے۔ اور گذشتہ سال کی تقریریں جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے تفصیل سے بتایا جا چکا ہے۔ کہ سورہ مریم اور سورہ انبیاء۔ سورہ کہف کی پیشگوئی کے مضمون کو مکمل کرتی ہیں۔ اور ان سب سورتوں میں دجالی لشکر کشیوں اور آتش انگیز ہنگامہ آرائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ اور یہ کہ ان سورتوں کی پیشگوئیاں انبیاء اولین کی پیشگوئیوں کا مثنیٰ ہیں۔ سورۂ حج بھی اسی سلسلہ کی ایک سورت ہے۔ اور اس کا مضمون یہ ہے کہ خدا کو چھوڑ کر انسان امن میں نہیں رہ سکتا۔ اور یہ کہ کفر و الحاد اور دہریت اسی دنیا میں شدید عذاب الٰہی کا موجب ہوگی۔ اور ایسا محشر برپا کریگی۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ فتنۂ دجال کی حشر خیز ہنگامہ آرائیوں کے تعلق میں سورۂ حج کا مضمون دو جہتیں رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کی صداقت اور کفر و الحاد کے طبعی بد نتائج کا ذکر مفصل طور پر اس میں کیا گیا ہے یہ مضمون ایک عام رنگ رکھتا ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ یہ سورۃ دجّالی فتنہ و الحاد کے تسلسل میں واقع ہوئی ہے۔ اس کا مضمون یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ جس زلزلہ ساعت کے عذاب کا ذکر اس میں ہے اس کا وقوع دجّالی زمانہ کیلئے مقدر کیا گیا ہے۔ اس مخصوص عذاب کے ذکر کے ضمن میں اسلامی جنگوں کی مشروعیت اور جنگوں کے جواز کی صورتوں اور کعبۃ اللہ کی حفاظت کا ذکر بے محل نہیں۔ بلکہ اپنے عین موقعہ پر ہے جیسا کہ ابھی ان باتوں کے ذکر کی مناسبت و موزونیت آپ کے سامنے از خود آشکار ہو جائے گی۔ گذشتہ سال احادیث کے حوالوں سے بتلایا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح پیشگوئیوں کے مطابق ہر مسلمان اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ فتنۂ دجال کے زمانہ میں ایک قیامتِ صغریٰ قائم ہوگی۔ جو "الساعۃ" کے نام سے موسوم کی گئی ہے۔ اور اس قائم ہونیوالی ساعت کی علامتوں میں الملحمۃ الکبریٰ ایک شدید جنگ کی پیشگوئی بھی ہے جو آسمانی اور آگ والی جنگ ہوگی۔ اگر ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمودہ کو اپنے سامنے رکھیں اور دوسری طرف سورہ کہف کی بأسِ شدید والی پیشگوئی اور اسکی ان تفصیلات کو جو اس پیشگوئی کے تعلق میں سورہ مریم اور سورہ انبیاء میں بیان ہوئی ہیں۔ اور پھر ان کے ساتھ سورۂ حج میں زلزلہ ساعت کی پیشگوئی کا مطالعہ کریں تو نہایت صفائی سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ پیشگوئی بھی دراصل بأس شدید والی پیشگوئیوں کے سلسلہ کا ایک حصہ ہے۔ اسلئے ضروری نہ تھا کہ بأس شدید کی فوج کشی کے ذکر کا اس میں

اعادہ کیا جاتا۔ البتہ عذاب الٰہی کی جو صورت سابقہ سورتوں میں بأس شدید والی پیشگوئی کے لئے مخصوص بتلائی گئی ہیں۔ اس کا اعادہ سورۃ حج میں بھی کیا گیا ہے۔ اب جبکہ ان تمام پیشگوئیوں کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دوبارہ اہل دنیا کو اس سے آگاہ کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔" اور اس نذیر ربانی کو جب بھی زلزلۂ ساعت کے بارے میں الہام ہوا۔ تو اس کے ساتھ الفاظ "انی مع الافواج اتیک بغتۃً" بھی دہرائے گئے۔ تا معلوم ہو۔ کہ بأس شدید والی دجالی جنگیں اور اس دنیا میں قائم ہونے والا زلزلہ ساعت ایک ہی چیز ہے۔

۳ جنوری ۱۹۰۶ء کو جو الہام "انی مع الافواج اتیک بغتۃً" آپ کو ہوا۔ اس کے ساتھ معاً سورہ انبیاء کی یہ آیت بھی الہاماً نازل ہوئی۔ "حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ" اور یہ آیت بھی "وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ"۔ سورہ انبیاء کی یہ آیت "حرامٌ علٰی قریۃٍ اھلکناھا" بھی یاجوج و ماجوج اور ان کی جنگوں کے تعلق میں ہے۔ اور یہ بطور حوالہ کے آپ کو الہام ہوئی۔ اس آیت کا مضمون اگلی آیات سے مکمل ہوتا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَۃٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ (انبیاء آیت ۹۶)

ہر وہ بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے باشندوں کے لئے یہی مقدر ہے۔ کہ وہ رجوع نہ کریں۔ حتّٰی کہ یاجوج ماجوج کھولے جائیں۔ اور وہ ہر نشیب و فراز سے نکلیں۔ یہاں تک کہ وہ سچا وعدہ قریب آجائے تو ناگہاں ان کافروں کی آسمان کی طرف ٹکٹکی بندھ جائیگی اور یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ہائے افسوس ہم یقیناً اس حقیقت سے غافل تھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃً کے ساتھ سورہ انبیاء کی ان مخصوص آیات کا دوبارہ نزول صاف طور پر بتاتا ہے کہ آپ کے الہاموں میں جس فوج کشی کی بار بار خبر دی گئی ہے۔ وہ دراصل یاجوجی بأس شدید والی فوج کشی ہے۔ جس کا ذکر سورہ حج سے ماقبل تین سورتوں میں مفصل ہو چکا ہے اور جیسا کہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۰۹ منکہ زینب بیگم بنت میاں عبدالعزیز صاحب قوم کھچی راجپوت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد بصورت زیور حسب ذیل ہے۔ نکلس طلائی ایک عدد۔ چوڑیاں طلائی دو عدد۔ تحفہ طلائی ایک عدد۔ کانٹے طلائی دو عدد۔ کلپ طلائی دو عدد۔ سوئی طلائی ایک عدد۔ ڈنڈی جھمکی طلائی دو عدد۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد۔ پازیب نقرئی دو عدد۔ کل قیمت ۷۰۰/- روپیہ ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی یعنی مبلغ ستر روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہونگے۔ الامتہ:۔ زینب بیگم بنت عبدالعزیز موصیہ۔ گواہ شد: عبدالحق خسر موصیہ۔ گواہ شد: محمد الدین سابق سٹیشن ماسٹر محلہ دار الرحمت قادیان

نمبر ۶۴۱۰ منکہ محبوب احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان محلہ دار الشکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا مکان بیوی کے نام مہر میں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمدنی ۳۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے جو بھی کاروبار میں یا اور کوئی آمدنی ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد میرے مرنے کے وقت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محبوب احمد بقلم خود حال وارد مالیر کوٹلہ۔ گواہ شد۔ عبداللہ خان مالیر کوٹلہ۔ گواہ شد۔ خیر الدین سکرٹری مال انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ۔

نمبر ۶۴۱۱ منکہ نعمت اللہ ثروت زوجہ میاں عبدالرحیم صاحب قوم ککے زئی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد بصورت زیور طلائی چودہ تولہ اور زیور نقرئی ساڑھے پانچ تولہ ہے۔ اور مہر ایک ہزار روپیہ واجب الوصول ہے۔ نیز میرے پاس ایک صد روپیہ نقد بھی ہے۔ میں اسکے نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کرلوں گی وہ منہا سمجھی جائیگی۔ اور اگر میری وفات پر مزید کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے نویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ انشاء اللہ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ الامتہ خاکسارہ نعمت اللہ ثروت بقلم خود۔ گواہ شد۔ ملک صلاح الدین لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم میاں ایگریکلچرل ریسرچ اسسٹنٹ کھمم ویٹ ضلع ورنگل دکن خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۴۱۲ منکہ مسعودہ بیگم زوجہ چوہدری نبی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ چک ۱۷۵ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائیداد اسوقت گیارہ تولہ سونا ہے جسکی مالیت تقریباً ۶۵۰/- روپے ہے۔ اور ایک سلائی کی مشین ہے۔ جس کی قیمت خرید ۱۴۰/- روپے ہے۔ اسکے علاوہ ۲۶۰/- روپے میرے پاس نقد موجود ہیں۔ گویا میری کل جائیداد مبلغ ۱۰۵۰/- روپے کی ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ مجھے اپنے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میں اپنی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ پھر اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دیجائیگی۔ نیز میری وفات پر میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی سالانہ آمد کا اگر کوئی ہو۔ ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتی رہونگی۔ الامتہ۔ مسعودہ بیگم۔ گواہ شد۔ چوہدری نبی احمد خاوند موصیہ گواہ شد۔ مسعود احمد بقلم خود۔

نمبر ۶۴۱۳ منکہ بیگم بی بی زوجہ عزیز دین صاحب قوم آرائیں عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے مہر ہے۔ ۴۸/- روپے نقد موجود ہیں۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے فنانس ممبر نے انکم ٹیکس سوپر ٹیکس کارپوریشن ٹیکس اور زائد منافع ٹیکس میں اضافہ اور دو نئے ٹیکسوں تمباکو و بناسپتی گھی پر ایکسائز ڈیوٹی کا اعلان کیا۔ ڈاک اور ٹیلیفون کے نرخوں میں بھی اضافہ کا اعلان کیا گیا۔ سال رواں میں ۹۴,۷۷ کروڑ اور موجودہ ٹیکسوں کی بناء پر آئندہ سال میں ۶۰,۳۸ کروڑ روپیہ گھاٹے کا انکشاف کیا۔ نئے ٹیکسوں سے ۲۰,۱ کروڑ روپیہ آمدنی ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۰,۱۹ کروڑ روپیہ کی کمی قرضہ سے پوری کی جائے گی۔ اندرون ملک میں بھیجے جانے والے لفافوں پر پہلے چھ پیسہ کے بعد ہر ایک مزید تولہ وزن پر نرخ ۱/۲ آنہ سے بڑھا کر ایک آنہ کر دیا جائے گا۔ اندرون ملک کو جانے والے پارسلوں کی حالت میں پہلے چالیس تولہ کا نرخ چار آنہ سے چھ آنہ کر دیا جائیگا۔ اور ٹیلیفونوں کے موجودہ نرخوں پر جو سرچارج لیا جاتا ہے۔ وہ ۱/۴ سے بڑھا کر ۱/۳ کر دیا جائیگا۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے فنانس ممبر نے اعلان کیا کہ سال رواں میں ۱۸۹,۴۵۷ کروڑ روپیہ ڈیفنس پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور ۴۴-۱۹۴۳ء میں ۱۸۲,۸۱ کروڑ روپیہ ہوائی اڈوں، صنعتی توسیع۔ رائل انڈین نیوی کے نئے جہازوں کی تعمیر اور سلسلہ رسل و رسائل وغیرہ پر ڈیفنس کے کاموں پر سال رواں میں ۱۳,۹۴ کروڑ روپیہ اور آئندہ سال ۲۴,۸۵ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ جنگ کے اخراجات کے متعلق حسب ذیل معاہدہ کیا گیا ہے:۔ (۱) ہندوستان میں بھرتی کی ہوئی تمام خشکی کی فوجوں کی ٹریننگ اور کیل کانٹے کے سامان نیز بھرتی کے تمام اخراجات ہندوستان ادا کریگا۔ اور جب تک یہ فوجیں ہندوستان میں رہینگی اور ہندوستان کے مقامی ڈیفنس کیلئے کام کرینگی۔ تب تک بھی انکے اخراجات ہندوستان ادا کریگا۔ جب وہ سمندر پار روانہ ہونگی۔ تو انکی بھرتی اور ٹریننگ اور انہیں کیل کانٹے سے مسلح کرنے کا خرچ برطانیہ ادا کریگا۔ (۲) ہندوستانی فوج کی توسیع کیلئے تمام کیل کانٹے کا سامان اور سٹور برطانیہ بلا معاوضہ ادا کریگا۔ جہانتک ہوائی فوجوں کا تعلق ہے۔ ان کے بڑے بڑے اخراجات خشکی کی فوجوں کے اخراجات سے مشترکہ ہونگے۔ رائل انڈین نیوی کی توسیع پر جو خرچ آئیگا۔ اسکے متعلق کوئی جھگڑا نہیں۔

بمبئی ۲۸ فروری۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی کی عام حالت سدھر گئی ہے۔ آپ ہشاش بشاش ہیں۔

دہلی ۲۸ فروری۔ آج ہز ایکسی لنسی لیڈی لنلتھگو نے اہل ہند سے اپیل کی۔ کہ ریڈ کراس اور سینٹ جان ایمبولنس کی جنگی آرگنائزیشنوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ ہندوستانی قیدیوں کو پارسل بھیجنے کیلئے ستر لاکھ اور زخمیوں کو آرام پہنچانے کیلئے ۴۷ لاکھ روپیہ درکار ہے۔ کل سے ریڈ کراس کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک ہفتہ کی خاموشی کے بعد نیوگنی میں میدانی لڑائی پھر زور سے شروع ہو گئی ہے۔ کل اتحادی گشتی دستوں کی دشمن کے ہراول دستوں سے جھڑپ ہوئی۔ دشمن کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اور وہ موبو سے ۲ میل کے فاصلہ پر پہنچ گیا۔ واؤ کے اتحادی ٹھکانے پر قبضہ کرنے کے لئے دشمن نے جو حملہ کیا تھا۔ اسمیں سخت زک اٹھائی۔ اور اسکے بچے کھچے سپاہی اب موبو پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۸ فروری۔ انڈین کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ۲ روز میں برما میں مختلف علاقوں پر زور کے حملے کئے گئے۔ اور انجنوں۔ چھکڑوں۔ فوجی لاریوں۔ جہازوں اور کشتیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں اور کافی نقصان پہنچایا۔ کل یاتھے ڈونگ اور میو یانگ پر خاص حملے کئے گئے۔

قاہرہ ۲۸ فروری۔ ٹیونیشیا میں برطانیہ کی پہلی فوج شمالی علاقہ میں جرمنوں کے حملہ کو روک کر جوابی حملہ کر رہی ہے۔ جرمنوں نے پہلی ناکامی کے بعد ۲ جگہ اور حملہ کیا تھا۔ امریکن فوجیں قیصرین پر قبضہ کرکے اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے فریانہ کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ آٹھویں برطانوی فوج نے مراتھ لائن کے سامنے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ اور توپیں گولہ باری کر رہی ہیں۔ مراتھ کے گاؤں پر اتحادی طیارے خاص طور پر حملے کر رہے ہیں۔

نئی دہلی۔ مرکزی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ ہندوستان اور امریکہ میں مشترکہ امداد کے براہ راست معاہدہ کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کامرس ڈیپارٹمنٹ اور اخبارات کی مختلف انجمنوں سے کاغذ کی بچت کے لئے طویل خط و کتابت ہوئی ہے جس میں مختلف تجویزیں پیش کی گئیں۔ حکومت نے ان تجاویز پر غور و خوض کیا ہے اور اخبارات کے کنٹرول کے آرڈر میں ترمیم کرتی ہے قیمتوں کے حساب سے صفحات کا جو کوٹا مقرر کیا گیا ہے۔ اسکو نصف کر دیا گیا ہے۔ اور حکام کی اجازت کے بغیر کسی بھی اخبار کا ایک دن میں مقامی سیل کے لئے دوسرا ایڈیشن چھاپنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے کسی رسالہ کے ایجنٹوں سے پانچ فیصدی واپسی کی رعایت منسوخ کر دی گئی ہے۔ اس حکم کی رو سے اشتہارات کی اس اجرت میں جو ۲۰ فروری کو نافذ تھی۔ یکم اپریل سے پچاس فیصدی اضافہ کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ اور مختلف قسموں کے اخبارات کیلئے ایڈیٹوریل نوٹوں خبروں اور اشتہارات میں ایک خاص تناسب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر